www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

اعداد و تقدیم

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر!
ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی

امام محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ

اور

اُنکی الجامع الصحیح کا تعارف اور صحیحین کا موازنہ

ولادت: ۱۹۴ھ — وفات: ۲۵۶ھ

نام و نسب:

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ۔

آپ رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے۔ اور ۲۵۶ھ ہفتہ کی رات سمرقند کے قریب وفات پائی۔ بعد از نماز ظہر آپ کو دفن کیا گیا۔

امام بخاریؒ بچپن میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ والدہ کی دعا سے بینائی لوٹ آئی۔

امام الائمۃ، امام الحفاظ حضرت امام بخاریؒ نے احادیثِ صحیحہ بڑی محنت اور ذکاوت سے جمع و مدون فرمائیں اور لاکھوں طرق حدیث کو اپنے سینہ میں سند و متن کے ساتھ محفوظ کیا۔ سند و متن کے ساتھ جتنی احادیث کو محفوظ کیا، اس کے امتحان میں سو فیصدی کامیاب و سرفراز ہوئے۔

کمال حافظہ:

امام بخاریؒ ایک لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔ خود امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدٰ آحفظ مِائَۃَ اَلْفِ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ ؎۳

امام بخاریؒ کے چند ہم عصروں کا بیان ہے کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ بصرہ کے شیوخِ حدیث کے پاس اخذ حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔ مگر یہ کچھ لکھتے نہ تھے۔ اور ہم سب لکھ لیتے تھے۔ سولہ سترہ دن تک جب یہی حال رہا تو ہم لوگوں نے ملامت کی کہ جب تم حدیثوں کو قلمبند نہیں کرتے تو حافظہ کب تک محفوظ رکھ سکے گا۔ اس لئے تمہارا وقت ضائع ہو رہا ہے امام بخاریؒ نے فرمایا جو کچھ میں نے اب تک سنا ہے، وہ مجھے سب یاد ہے، آپ لوگ اپنی لکھی ہوئی کاپیاں نکالیں اور مجھ سے زبانی سنتے جائیں، تو ہم نے اپنے بیاض کو نکالا اور امام موصوف نے اپنے حافظہ سے زبانی سنانا شروع کیا تو پندرہ ہزار سے کچھ زیادہ حدیثیں جو ہم نے اس وقت تک حاصل کی تھیں، امام بخاریؒ نے لفظ بلفظ پوری صحت کے ساتھ سنا دیں۔(۴)

جب امام بخاریؒ بغداد رونق افروز ہوئے تو آپ کی کمال ذکاوت اور قوتِ حافظہ کا جو غلغلہ تھا اس کا محدثین بغداد نے امتحان لینا چاہا۔ چنانچہ ان اصحاب حدیث نے سو حدیثوں کے متن اور سند کو پلٹ کر آپ کے سامنے پیش کیا! امام بخاریؒ نے ہر متن کو اس کی اصل سند کے ساتھ اور ہر سند کو اس کے اصل متن کے ساتھ ترتیب وار بیان کر دیا۔

فَاَقَرَّ النَّاسُ بِالْحِفْظِ وَاَذْعَنُوْا لَہٗ بِالْفَضْلِ (۵)

امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق آراء:

ابو نعیم بن حمادؒ نے امام بخاریؒ کے متعلق یوں کہا:

هُوَ فَقِيْهُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (۶) "یعنی وہ اس امت کے فقیہ ہیں"

امام الائمہ ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں:

"روئے زمین پر امام بخاریؒ سے بڑھ کر کوئی حدیث کا عالم اور حافظ نہیں (۷)"۔

امام ترمذیؒ، امام بخاریؒ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں:

جَعَلَكَ اللّٰهُ زَيْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ "اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس امت کی زینت بنایا ہے" (۸)

امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"امام بخاریؒ دیانت میں بیمثال اور علم میں کامل اور تقویٰ و عبادت میں منفرد تھے"

امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

"هُوَ الْحَافِظُ وَإِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي زَمَانِهٖ" (۱۰)

ابن رجاءؒ کہتے ہیں:

"هُوَ آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ" (۱۱)

"آپ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں، جو روئے زمین پر رواں دواں ہے"

اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں:

"هُوَ أَبْصَرُ مِنِّيْ" (۱۲)

ابن السبکیؒ نے طبقات میں آپ رحمہ اللہ کو "امام المسلمین وقدوۃ الموحدین" کے القاب سے یاد کیا ہے۔ (۱۳)

مولانا عبدالحیؒ لکھنویؒ نے بھی کھلے دل سے امام بخاریؒ کی شان کا اعتراف کیا ہے۔ (۱۴)

الفلاس کہتے ہیں:

"كُلُّ حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُهُ الْبُخَارِيُّ فَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ" (۱۵)

امام دارمیؒ فرماتے ہیں کہ

بخاریؒ فن حدیث میں بہت زیادہ بصیرت رکھتے تھے۔ خدا کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر سمجھدار تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو انھوں نے خوب سمجھا" (۱۶)

امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے ضروری مراجع:-

نام مؤلف	کتاب	کل صفحات واجزاء	مکان الطبع وتاریخ
خطیب بغدادیؒ وفات ۴۶۳ھ	تاریخ بغداد	۲/۴ — ۳۱	مصر ۱۳۴۹ھ
ابن خلکانؒ وفات ۶۸۱ھ	وفیات الأعیان	۲/۳۲۹-۳۳۱	مصر ۱۳۶۷ھ
الحافظ الذہبیؒ وفات ۷۴۸ھ	تذکرۃ الحفاظ	۲/۵۵۵-۵۵۶	الہند حیدرآباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مؤلف	کتاب	کل صفحات واجزاء	مکان الطبع وتاریخ
ابن السبکیؒ وفات ۷۷۱ھ	الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ	۲/۲۰۲ - ۲۲۸	مصر ۱۳۸۳ھ
ابن کثیرؒ وفات ۷۷۴ھ	البدایہ والنہایہ	۱۱/۲۴ - ۲۷	مطبعۃ السعادۃ مصر
ابن حجر العسقلانیؒ وفات ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب	۹/۴۷ - ۵۶	حیدرآباد - ۱۳۲۶ھ
صدیق حسن خانؒ وفات ۱۳۰۷ھ	التاج المکلل	ص ۱۰۶ - ۱۰۸	الہند - ۱۳۸۲ھ
الزرکلی	الاعلام	۶/۲۵۸ - ۲۵۹	مصر ۱۳۴۷ھ

اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ لِلْبُخَارِی

پورا نام:

اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ الْمُسْنَدُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَیَّامِہٖ

الجامع کی خوبی:

امام حاکم نیشاپوریؒ لکھتے ہیں کہ جس طرح امام بخاریؒ احادیث کے ضبط وحفظ اور جمع ومعرفت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے، اسی طرح تصنیف کے معاملہ میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ فرماتے ہیں:

"لَوْ قُلْتُ اِنِّیْ لَمْ اَرَ تَصْنِیْفَ اَحَدٍ یُّشْبِہُ تَصْنِیْفَہٗ فِی الْحُسْنِ وَالْمُبَالَغَۃِ لَمْ اَکُنْ بَالَغْتُ" (۱۷)

امام بخاریؒ نے خود فرمایا کہ محدث یگانہ اسحٰق بن راہویہؒ نے میری تصنیف کردہ کتاب تاریخ کو ملاحظہ فرمایا تو اس قدر خوش ہوئے کہ اسے امیر وقت عبداللہ بن طاہر کے سامنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرتے ہوئے کہا:

"اَلَا اُرِیْكَ سِحْرًا" (۱۸) "کیا میں آپ کو ایک باکمال جادوگار کی جادوگری نہ دکھاؤں۔"

بلاشک وشبہ تاریخ صغیر وکبیر اگر سحر بخاری ہے تو تصنیف الجامع الصحیح بجائے خود ان کی کرامت ہے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجِزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

مؤلفات تو امام صاحب کی بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً تاریخ صغیر وکبیر، تاریخ اوسط کے علاوہ خلق افعال العباد، کتاب الضعفاء، کتاب الهبة، کتاب الکنی، الأدب المفرد، جزء رفع الیدین، جزء القراءت وغیرہا۔ مگر جو خوبی اور کمالِ صحت وتہذیب الجامع الصحیح کو حاصل ہے وہ ان کی کسی اور تصنیف کو حاصل نہ ہوئی (۱۹)

اسی لئے الجامع الصحیح کے متعلق یہ مقولہ مشہور ہے:

اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ۔ یعنی کتاب اللہ کے بعد صحیح البخاری کا مقام ہے (۲۰)

امام ذہبیؒ نے الجامع کے متعلق لکھا ہے:

"اَمَّا الْجَامِعُ لِلْبُخَارِيِّ فَاَجَلُّ كُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللهِ (۲۱)"

حافظ ابن کثیرؒ نے ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے:

"لَيَسْتَقِي بِقِرَاءَتِهِ الْغَمَامُ وَاَجْمَعَ عَلٰى قَبُوْلِهٖ وَصِحَّتِهٖ مَا فِيْهِ اَهْلُ الْاِسْلَامِ" (۲۲)

"یعنی ابر وسحاب اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور اہلِ اسلام کا اس کی صحت وپذیرائی پر مکمل اتفاق ہے۔"

احتیاط کا یہ عالم تھا کہ امام محمد بن اسمٰعیلؒ خود فرماتے ہیں:

"میں نے کتاب الجامع الصحیح میں کوئی حدیث اس وقت تک درج نہیں کی جب تک کہ لکھنے سے پہلے غسل کر کے دوگانہ ادا نہ کر لیا ہو۔ اور اس کی صحت کا یقین نہ ہو گیا ہو۔ کتاب کی تصنیف کا آغاز بیت الحرام میں ہوا، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الواب وتراجم مسجد نبوی میں منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان لکھے۔" (۲۳)
امام بخاریؒ کے دل میں اس بلند پایہ تالیف کا خیال کیونکر پیدا ہوا، اس کو انھوں نے خود بیان کیا ہے:

"میں اپنے استاد اسحٰق بن راہویہؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے تلامذہ میں ایک صاحب نے یا بروایت دیگر خود انھوں نے کہا۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کے بارے میں ایک مختصر مگر صحیح کتاب ترتیب دے دے تو یہ بہت اچھا ہوگا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عمل کرنے والوں کے لئے اس میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ وہ بغیر فقہاء ومجتہدین کی منت پذیری کے حقیقتِ حال کو جان سکیں گے۔"

میں نے جب یہ تجویز سنی تو دل کو ایسی بھائی کہ اس کے نتیجے میں میں نے اس جامع اور صحیح کتاب کو مرتب کر ڈالا۔" (۲۴)

امام ہمامؒ نے جب اپنی اس معرکۃ الآراء تصنیف کو امام احمدؒ، ابن معینؒ اور ابن المدینیؒ ایسے جہاندیدہ فن کے روبرو کیا تو انھوں نے اس کی توثیق کی۔ (۲۵) اور اتنے بڑے ذخیرۂ حدیث میں چار ایسی احادیث کی نشاندہی کی جو ان کے نقطۂ نظر سے صحت کے اعلیٰ معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں۔ اور ان چار حدیثوں کے بارے میں بھی عقیلی کی یہ رائے ہے کہ شرائطِ صحت کے عین مطابق ہیں۔

اَلْقَوْلُ فِيهَا قَوْلُ الْبُخَارِيِّ (۲۶)

شروط صحیح البخاریؒ:

۱۔ سب ناقلین ورواۃِ حدیث صحابی تک ثقہ ہوں اور ان کی ثقاہت پر اتفاق ہو۔
۲۔ سلسلہ روایت متصل ہو منقطع نہ ہو۔
۳۔ اگر معنعن روایت ہو تو راوی کا اپنے شیخ سے لقاء ضرور ثابت ہونا چاہیے۔
۴۔ اس حدیث کی صحت اور مقبولیت پہ امام بخاریؒ سے پہلے کے محدثین کا اتفاق ہو یا امام بخاریؒ کے معاصرین کا اتفاق ہو۔
۵۔ علت وشذوذ سے خالی ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروحات

"الجامع الصحیح" اپنے دامن علم میں کس درجہ وسعتیں لئے ہوئے ہے۔ اور فقہاء و محدثین کے حلقوں میں اس کی قبولیت و پذیرائی کا کیا عالم ہے؟ اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ بقول صاحب کشف الظنون ۸۲ ائمہ فن نے اس کی شرح رقم فرمائیں، جن میں زیادہ اہم چار ہیں:

(ا) فتح الباری، احمد بن حجر العسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ):
اس میں علامہ موصوف نے بطریق محدثین، رجال، لغت اور تطبیق احادیث و آثار میں تحقیق و کاوش کے شاہکار پیش کئے ہیں۔ تازہ ایڈیشن میں اس کی سولہ جلدیں ہیں اور ۱۷ ویں جلد اس کا مقدمہ ہے۔ جس کا نام ھدی الساری ہے۔

(ب) عمدۃ القاری، علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی (۸۵۵ھ):
اس کے اندر علامہ عینی نے بھی مذکورہ بالا پہلوؤں کے علاوہ فقہی مسائل پر بھی بحث کی ہے۔

(ج) التنقیح، بدرالدین الزرکشی (۷۹۴ھ)۔
مختصر مگر جامع شرح ہے۔

(د) التوشیح علی الجامع الصحیح:
عبدالرحمٰن بن ابی بکرؒ السیوطی کی ہے۔

الجامع الصحیح للبخاریؒ و مسلمؒ کا مقابلہ (۲۸)

۱۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح کے اندر ۴۳۰ سے کچھ زائد سے روایت کی ہے۔ اس تعداد میں صرف اسی ۸۰ راویوں کے متعلق علماء نے کلام کیا ہے۔
لیکن مسلمؒ کے خاص راوی ۶۲۰ ہیں۔ ان میں ۱۶۰ راویوں پر علماء نے کلام کیا ہے۔

۲۔ الصحیح البخاری کے جن راویوں پر جرح کی ہے، ان سے امام بخاریؒ نے بہت کم روایت کی ہے۔ اس کے برعکس صحیح مسلم کے کہ اس میں ان کی مرویات بکثرت ہیں۔

۳۔ صحیحین میں مجروحین زیادہ تر وہ لوگ ہیں، جن کا شمار امام بخاریؒ کے شیوخ میں ہوتا ہے۔ اور مؤلف کو چونکہ ان کی مرویات کے متعلق انشراح حاصل تھا۔ بنابریں وہ ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت لاتے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم میں ایسے رواۃ بنغ تابعین وغیرہ سے ہیں جنکو صحیح طور پہ جانچنا مشکل ہے۔

۴۔ امام بخاریؒ اول طبقے اصولاً اور دوسرے طبقوں سے ضمناً روایت کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر امام بخاریؒ دوسرے طبقوں سے استشہاداً روایت کرتے ہیں۔ مگر امام مسلمؒ طبقہ ثانیہ سے بھی اصلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۔ امام مسلمؒ معنعن والی روایت میں اتصال کے لیے صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں مگر امام بخاریؒ معاصرت کے ساتھ لقاء کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

۶۔ ائمہ حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ جلالت قدر میں امام بخاریؒ کا مرتبہ امام مسلمؒ سے بہت بلند ہے اس پر مستزاد یہ آپ امام مسلمؒ کے استاد ہیں اور صناعت حدیث میں زیادہ ماہر ہیں۔ اسی لیے امام دارقطنیؒ نے کہا کہ امام بخاریؒ نہ ہوتے امام مسلمؒ فن تحدیث میں اتنی شہرت حاصل نہ کرتے۔

۷۔ صحت و قوت کے التزام کے ساتھ امام نے صحیح بخاری کے ابواب و تراجم میں جن فوائد فقیہ، نوادر حکمیہ اور دقائق استدلال و استنباط کا اظہار کیا ہے یہ انہی کا حصہ ہے اس میں کوئی دوسرا شریک و سہیم نہیں اسی حقیقت کو علماء حدیث نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ فِقْهُ الْبُخَارِيِّ فِي تَرَاجِمِهِ اس کے برعکس امام مسلمؒ کی الجامع اس خوبی سے خالی ہے۔

۸۔ علماء نے الجامع الصحیح للبخاری و صحیح مسلم کی تمام حدیثوں میں سے (۲۱۰) احادیث پر کلام کیا ہے ان میں صرف اسّی احادیث بلکہ اس سے بھی کم حدیثیں بخاریؒ کی ہیں اور (۱۳۰) حدیثیں مسلمؒ کی ہیں۔

۹۔ بخاری اور مسلم میں ایک بڑا نازک فرق ادبی حیثیت کا بھی ہے۔ ایک حیثیت کے مضمون کو دونوں کتابوں میں دیکھیے بخاری کی طرز ادا نشست الفاظ سلاست بیان جس قدر پسندیدہ اور اعلیٰ ہوگی، اس کی نظیر مسلم میں کم ہی ملے گی۔ اور صحیح بخاری میں مضامین کے اعتبار سے تنوع اور جامعیت پائی جاتی ہے یعنی جہاں اس میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا گیا ہے وہاں آثار صحابہ، غریب القرآن اور ارباب سیر کے طریق پہ خصوصیات احوال وقائع پر بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی ڈالی گئی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ خطیب بغدادی: تاریخ بغداد (مصر۔ ۱۳۴۹ھ) ۲، ۴/

ابنِ حجر العسقلانی: تہذیب التہذیب (حیدرآباد۔ ہند۔ ۱۳۲۶ھ) ۹/۴۸

۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲/۴

۳۔ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ (حیدرآباد۔ ہند)، ۲/۵۵۵

۴۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۵۵۵-۵۵۶ و مقدمہ فتح الباری، ص ۵۶۴۔

۵۔ مقدمہ فتح الباری، ص ۵۷۳

ابنِ خلکان: وفیات الأعیان (مصر۔ ۱۳۶۷ھ) ۳/۳۲۹-۳۳۱۔

۶۔ تہذیب التہذیب، ۹/۵۱، والبدایہ والنہایۃ، ۱۱/۲۶۔

ابن السبکی: الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ (مصر۔ ۱۳۸۳ھ)، ۲/۲۳۷

۷۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۵۵۶، تہذیب التہذیب، ۵۱/۹۔

البدایہ والنہایۃ، ۱۱/۲۶

۸۔ تہذیب التہذیب، ۹/۵۳

۹۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۵۵۶۔

۱۰۔ البدایہ والنہایۃ، ۱۱/۲۴

۱۱۔ " ، ۱۱/۲۶

۱۲۔ " "

۱۳۔ الطبقات الشافعیۃ، ۲/۲۱۲

۱۴۔ مولانا عبدالحی لکھنوی: ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی (عظیم آباد۔ لکھنؤ ص ۲۳۵)

۱۵۔ ابنِ کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۶

۱۶۔ " " ، "

۱۷۔ مقدمہ فتح الباری، ص ۵۷۲

۱۸۔ " ، ص ۵۷۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ